بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:21)

اس پارے میں چار سورتیں ہیں: سورۃ الروم، سورۃ لقمان، سورۃ السجدۃ اور سورۃ الاحزاب۔

سورۃ الروم

جب رسول اللہ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا، اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں: روم اور ایران، دونوں کے درمیان بڑی زور وشور سے جنگ چل رہی تھی، رومی عیسائی مذہب کے ماننے والے تھے، جبکہ ایرانی مجوسی آتش پرست یعنی مشرک تھے۔ دونوں دنیا کی بڑی طاقتیں تھیں، اس اعتبار سے یہ عالمی جنگ تھی۔ اسی طرح کی ایک کشمکش مکہ کے اندر مذہب کو ماننے والے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان چل رہی تھی۔ عالمی جنگ کے حوالے سے مشرکین مکہ جذباتی طور پر مشرکین ایران کے ساتھ اور مسلمان طبعی طور پر رومی عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ ان دنوں روم داخلی طور پر بھی عدم استحکام کا شکار تھا۔ اس لیے ایران کا پلڑا بھاری تھا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً پورے روم پر قبضہ کرلیا۔ رومی حکومت کو دار الحکومت تک محدود کر دیا تھا، پوری دنیا کی نظریں اس جنگ پر لگی ہوئی تھیں۔ لوگ سوچ رہے تھے کہ روم ابھی گیا کہ ابھی گیا۔ روم داخلی عدم استحکام اور خزانہ خالی ہونے کی وجہ سے ایران کے مقابلے میں کمزور پوزیشن پر تھا، اس کی کامیابی بلکہ بچاؤ کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔ دن بدن ایرانی فوجوں کی پیش قدم بڑھتی جارہی تھی، ویسے ویسے مشرکین مکہ کے حوصلہ بڑھ رہے تھے، وہ مسلمانوں کو طعنہ مارتے کہ جس طرح ایران کے مشرک روم کے مذہبیوں کو شکست دے رہے ہیں، اسی طرح ہم تمھیں شکست سے دوچار کریں گے۔ دوسری طرف مسلمان جس کی حمایت کررہے تھے، ان کی پے درپے شکستوں سے شکستہ دل ہورہے تھے، ایسے وقت میں یہ سورت نازل ہوئی، اور اس نے دنیوی اسباب کے برعکس اعلان کر دیا، نو سال کے اندر اندر روم ایران پر غالب آجائے گا۔

الم ۔ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ(سورة الروم: 1-7)

الم۔ رومی مغلوب ہوگئے۔ سب سے قریب زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آئیں گے۔ چند سالوں میں، سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے، وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی سب پر غالب، نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے، وہی غافل ہیں۔

○ اس میں روم کے غلبہ کے ساتھ ساتھ بین السطور مکہ کی داخلی کشمش کا بھی فیصلہ کردیا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کو بھی خوشی میسر آئے گی اور اللہ کی مدد سے انھیں بھی مشرکین پر غلبہ نصیب ہوگا۔ یہ دونوں پشین گوئیاں بیک وقت پوری ہوئیں، نبوت کے تیرھویں سال رسول اللہ ﷺ اور مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لے گئے اور انھیں ایک طرح سے سکون میسر آ گیا، دوسری طرف روم کے ہرقل نے بڑی تیاری کر کے بڑی خاموشی اور راز داری سے سمندری راستے آ کر کر ایران کی پشت پر حملہ کردیا۔ ایرانیوں کے پیش واز رتشت کے مقام پیدائش ارمیاہ کو تباہ کردیا، اور ان کے سب سے بڑے آتش کدے کی اینٹ سے اینٹ بجادی، ایرانی فوجوں نے اسے اپنے لیے بدشگون سمجھا اور ان کے حوصلے پست ہوگئے، اس کے بعد وہ دوبارہ جم کر لڑ نہ سکے اور ہر محاذ پر شکست کھانے لگے۔ یہ وہی وقت تھا جب مسلمان بدر میں معرکہ کارزار سجارہے تھے، قرآن مجید کی دونوں پیش گوئیاں بیک وقت پوری ہوئیں۔ ایک طرف روم غالب آ گیا، دوسری طرف مسلمانوں نے اہل مکہ کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ تیسری طرف قرآن کی روحانی فتح تھی۔ یعنی اس نے ثابت کردیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیہ بن خلف کی شرط:

جب سورۃ الروم کی یہ آیات نازل ہوئیں، تو امیہ جو مسلمانوں کے بڑے دشمنوں میں سے ایک تھا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا آقا تھا، اس نے کہا یہ جھوٹ ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بالکل سچ ہے، اگر تمھیں یقین نہیں، تو شرط لگالو۔ اس سورت میں روم کے غلبہ کے لیے جو ٹائم ٹیبل دیا گیا ہے، اس کے لیے ''بضعہ سنین'' کا لفظ بولا گیا ہے، اور بضعہ کا لفظ تین سے نو تک کے لیے بولا جاتا ہے، لہٰذا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط لگالی کہ اگر تین سال کے اندر اندر روم غالب آ گئے تو میں تو تم مجھے دس اونٹ دو گے۔ اور اگر روم غالب نہ آیا تو میں تجھے دس اونٹ دوں گا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لفظ

تین سے نو تک کے لیے بولا جاتا ہے، تو آپ کو نو سال کی شرط لگانی چاہئے تھی، اب جاؤ، سال تین سے نو کر لو اور اونٹ دس سے سو کر لو، یعنی اگر نو سال تک رومی غالب نہ آئے تو میں تجھے سو اونٹ دوں گا۔ جب یہ پیش گوئی کے پورے ہونے کا وقت آیا، اس وقت امیہ دنیا میں موجود نہ تھا، بدر میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی تلوار کا رزق بن چکا تھا۔ بعد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خاندان والوں سے شرط کے اونٹ وصول کئے تھے

سرداران قریش کو تنبیہ:

روم کے غلبہ کی خبر دینے کے بعد سرداران قریش کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَى أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ (سورة الروم:9-16)

اور کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ ان سے قوت میں زیادہ سخت تھے اور انھوں نے زمین کو پھاڑا اور اسے آباد کیا اس سے زیادہ جو انھوں نے اسے آباد کیا ہے اور ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آئے تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے اور لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کا انجام جنھوں نے برائی کی بہت برا ہی ہوا، اس لیے کہ انھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور وہ ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اللہ خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ بنائے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم ناامید ہو جائیں گے۔ اور ان کے لیے ان کے شریکوں میں سے کوئی سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے۔ اور (جس) دن قیامت قائم ہوگی اُس دن (مؤمن اور کافر) سب الگ الگ ہو جائینگے۔ پھر جو لوگ تو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے سو وہ عالی شان باغ میں خوش وخرم رکھے جائیں گے۔ اور رہ گئے وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے۔

توحید ربوبیت اور یوم آخرت کے عقلی دلائل:

توحید ربوبیت اور یوم آخرت کے عقلی دلائل دیتے ہوئے فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورة الروم:20ـ27)

اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھیں حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر اچانک تم بشر ہو، جو پھیل رہے ہو۔ اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھی سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کی طرف (جا کر) آرام پاؤ اور اس نے تمھارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔ اوراس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا الگ الگ ہونا ہے۔ بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ اوراس کی نشانیوں میں سے تمھارا دن اور رات میں سونا اور تمھارا اس کے فضل سے (حصہ) تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمھیں خوف اور طمع کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے، پھر زمین کو اس کے ساتھ اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔ اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تمھیں زمین سے ایک ہی دفعہ پکارے گا تو اچانک تم نکل آؤ گے۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اسی کا ہے، سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔ اور وہی ہے جو خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ اسے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے اونچی شان

اسی کی ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

غلام کی مثال:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (سورة الروم:28)

اس نے تمھارے لیے خود تمھی میں سے ایک مثال بیان کی ہے، کیا تمھارے لیے ان (غلاموں) میں سے جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہیں، کوئی بھی اس رزق میں شریک ہیں جو ہم نے تمھیں دیا ہے کہ تم اس میں برابر ہو، ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح تم اپنے آپ سے ڈرتے ہو۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لیے کھول کر آیات بیان کرتے ہیں جو سمجھتے ہیں۔

یعنی کیا تم اپنے غلاموں کو اپنے برابر دیکھنا پسند کرتے ہو؟، یقیناً نہیں، تو پھر اللہ کی مخلوق کو اس کے برابر کیسے کر رہے ہو؟۔ کیا تمہاری عقل کام نہیں کرتی۔

زکوۃ دینے سے مال بڑھتا ہے اور سود لینے سے مال کم ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ (سورة الروم:39)

اور جو کوئی سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ لوگوں کے اموال میں بڑھ جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم زکوٰۃ سے دیتے ہو، اللہ کے چہرے کا ارادہ کرتے ہو، تو وہی لوگ کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

زمین میں جو فساد مچا ہوا ہے، یہ سب انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے:

زمین میں جو فساد مچا ہوا ہے، یہ سب انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے، اور اس کا مقصد انسان کو اس کے گناہوں کی سزا دینا ہے، تاکہ لوگ گناہوں سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سورة الروم:41)

خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا، اس کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا، تا کہ وہ انھیں اس کا کچھ مزہ چکھائے جو انھوں نے کیا ہے، تا کہ وہ باز آ جائیں۔

○رسولوں کے ذریعے حقیقت واضح کرنے کے بعد بھی جو شخص جرم کرتا ہے، اسے ہم دنیا میں بھی سزا دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (سورة الروم: 47)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے، پھر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنھوں نے جرم کیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہی تھا۔

○ہدایت اسی کو ملتی ہے جو بات کو دھیان سے سنتا اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ (سورة الروم:52-53)

پس بے شک تو نہ مردوں کو سناتا ہے اور نہ بہروں کو پکار سناتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹ جائیں۔ اور نہ تو کبھی اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لانے والا ہے۔ تو نہیں سناتا مگر انھی کو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں، پھر وہ فرماں بردار ہیں۔

سورۃ لقمان

سورۃ لقمان مکہ کے درمیانے دور میں نازل ہوئی۔ یہ سورت عرب کے ایک دانا اور عقل مند شخص لقمان کے نام پر ہے، عربوں میں ان کا بہت احترام کیا جاتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں ان کی وہ نصیحتیں بیان کی ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں۔

قرآن کے مقابلے میں گانے اور موسیقی کو ترجیح دینے والے:

جب رسول اللہ ﷺ مکہ والوں کے سامنے قرآن پڑھ کر سناتے تھے اور مکہ کے لوگ اس کے پیغام کا انکار کرنے کے باوجود اس کی تاثیر سے انکاری نہ تھے۔ تو کچھ لوگوں نے قرآن کی اس تاثیر کو ختم کرنے یا لوگوں کو اس سے ہٹا کر دوسری طرف لگانے کے لیے باقاعدہ گانے گانے والی لونڈیوں کا بندوبست کیا اور جب رسول اللہ ﷺ قرآن سنانے کہیں کھڑے ہوتے تو وہ اپنے لونڈیاں لے کر پہنچ جاتے اور لوگوں کو قرآن کی بجائے گانا سننے کی تلقین کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (سورة القمان:6۔7)

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے، تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے، گویا اس نے وہ سنی ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے، سو اسے دردناک عذاب کی خوش خبری دے دے۔

○ مفسر قرآن شیخ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا، اس کا ساز وسامان، آلات ساز وموسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کردے، اس میں قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور جنسی اور سنسی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچارک اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔''

سیدنا لقمان علیہ السلام کی نصیحتیں:

شرک سے باز رہنے کے لیے نصیحت فرمائی:

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (سورة القمان:12۔13)

اور بلا شبہ یقینا ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی کہ اللہ کا شکر کر اور جو شکر کرے تو وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقینا اللہ بہت بے پروا، بہت تعریفوں والا ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جبکہ وہ اسے نصیحت کر رہا تھا اے میرے چھوٹے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، بے شک شرک یقینا بہت بڑا ظلم ہے۔

والدین کے ساتھ احسان:

اللہ تعالیٰ نے لقمان کی نصیحتوں کے درمیان میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت بھی شامل کردی

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي

وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (سورة القمان: 14-15)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

◯ دراصل اس دور میں مسلمان ہجرت حبشہ کی تیاری کر رہے تھے اور کافر لوگ اپنے بچوں کو سمجھا رہے تھے کہ تمھیں اپنے والدین کی اطاعت کرنی چاہئے۔ بعض مسلمانوں کے لیے والدین کی عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے ہجرت کرنے فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والدین کے مقابلے میں اللہ خالق و مالک حقیقی ہے، اس لیے اس کا مقام بلند تر ہے، اگر والدین اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیں، تو اس معاملے میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی، لیکن ان کا حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی معاملے میں حسن سلوک ضرور کیا جائے گا۔

سیدنا لقمان علیہ السلام کی اخلاقی نصیحتیں:

سیدنا لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (سورة القمان: 16-19)

اے میرے چھوٹے بیٹے! بے شک کوئی چیز اگر رائی کے دانے کے وزن کی ہو، پس کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں، یا زمین میں تو اسے اللہ لے آئے گا، بلاشبہ اللہ بڑا باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔

اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔ اور لوگوں کے لیے اپنا رخسار نہ پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک اللہ کسی اکڑنے والے، فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی رکھ اور اپنی آواز کچھ نیچی رکھ، بے شک سب آوازوں سے بری یقیناً گدھوں کی آواز ہے۔

مکہ والوں کے دلائل:

قرآن مجید کے عقلی اور عملی دلائل کے مقابلے میں مشرکین قریش کے پاس سوائے اس بات کے کہ وہ اپنے باپ دادا کے پیروی کر رہے ہیں کوئی دلیل نہیں تھی۔ فرمایا:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ (سورة القمان: 20-21)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے تمھاری خاطر مسخر کر دیا اور تم پر اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں پوری کر دیں، اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم اور بغیر کسی ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتا ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور کیا اگرچہ شیطان انھیں بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو؟

سورۃ السجدۃ

اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کی نعمتیں:

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور انسان پر اس کی نعمتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ذَلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ

(سورة السجدة: 4-9)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، اس کے سوا تمھارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہ آسمان سے زمین تک (ہر) معاملے کی تدبیر کرتا ہے، پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ہزار سال ہے، اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو۔ وہی غائب اور حاضر کو جاننے والا، سب پر غالب، نہایت رحم والا ہے۔ جس نے اچھا بنایا ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی اور انسان کی پیدائش تھوڑی سی مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی نسل ایک حقیر پانی کے خلاصے سے بنائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس میں اپنی ایک روح پھونکی اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

مشرکین اور مومنوں کا تقابل:

سورۃ روم میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب کی اخلاقی حالت کا تذکرہ کیا تھا، اگلی سورت لقمان میں مسلمانوں کے کردار کا تذکرہ کیا ہے، اگلی سورت میں دونوں کا تقابل کرتے ہوئے فرمایا:

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ (سورة السجدة: 18-22)

تو کیا وہ شخص جو مومن ہو وہ اس کی طرح ہے جو نافرمان ہو؟ برابر نہیں ہوتے۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے رہنے کے باغات ہیں، مہمانی اس کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہی ہے، جب کبھی چاہیں گے کہ اس سے نکلیں اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم انھیں قریب ترین عذاب کا کچھ حصہ سب سے بڑے عذاب سے پہلے ضرور چکھائیں گے، تاکہ وہ پلٹ آئیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

سورۃ الاحزاب

یہ مدنی سورت ہے، مدینہ میں 5 ہجری کو یہودیوں نے پورے عرب قبائل میں ایک مہم چلائی کہ سب مل کر مدینہ پر حملہ کریں اور مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں، تمام بڑے قبائل مسلمانوں کو اپنے لیے خطرہ سمجھ رہے تھے، انھوں نے یہود کی آواز پر لبیک کہا اور سب نے مل کر مدینہ پر حملہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے جاسوسی سسٹم کے ذریعے اس حملہ کی قبل از وقت اطلاع مل چکی تھی، آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا، پورے عرب کا مقابلہ کرنا مدینہ کے چند ہزار نفوس کے لیے مشکل تھا، اس لیے ان سے لڑنے کی بجائے، انھیں مدینہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے پلاننگ کی گئی۔ مدینہ کا جائزہ لیا گیا کہ ایک طرف بہت زیادہ باغات، دو اطراف کی زمین پتھروں سے ڈھکی ہوئی ہے، ان تین اطراف سے اتنے بڑے لشکر کا حملہ کرنا ممکن نہیں، باقی صرف ایک طرف رہ جاتی ہے، جہاں سے حملہ ہوسکتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس صاف زمین پر خندق کھود کر لشکر کو روکنے کی پلاننگ کی۔ زمین کو اتنے گہرا اور اتنا چوڑا کھود کر ایک نہر بنا دی گئی ہے کہ انسان تو انسان گھوڑا دوڑ کر بھی کر اس نہیں سکتا اور نہر سے نکلی والی مٹی مسلمانوں نے اپنی طرف جمع کر لی، تا کہ وہ مسلمانوں کے لیے مورچے کا بھی کام دے اور مشرکین اسے ڈال کر خندق کو پاٹ بھی نہ سکیں۔

جب دشمن مسلمانوں کو ختم کرنے کے عزم کے ساتھ مدینہ میں وارد ہوا، تو خندق کو دیکھ کر دانت پیس کر رہ گیا۔ اب ان کے پاس یہودیوں کو ساتھ ملا کر اندر سے حملہ کرانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، انھوں نے یہود کو پیغام بھیجا کہ تم اندر سے حملہ کرو، مسلمان ادھر مشغول ہو جائیں گے، تو ہم خندق کو پاٹ کر اندر داخل ہو جائیں گے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو بروقت اس کی اطلاع مل گئی اور آپ ﷺ نے ان کی یہ پلاننگ فیل کر دی۔

○ اس جنگ میں مسلمانوں اور منافقوں کے کردار سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

منافقوں کا کردار:

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا (سورة الاحزاب: 10-14)

جب وہ تم پر تمھارے اوپر سے اور تمھارے نیچے سے آ گئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ کے بارے میں گمان کرتے تھے، کئی طرح کے گمان۔ اس موقع پر ایمان والے آزمائے گئے اور ہلائے گئے، سخت ہلایا جانا۔ اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے، کہتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا دینے کے لیے وعدہ کیا تھا۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب والو! تمھارے لیے ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں، پس لوٹ چلو، اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت مانگتا تھا، کہتے تھے ہمارے گھر تو غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ کسی طرح غیر محفوظ نہیں، وہ بھاگنے کے سوا کچھ چاہتے ہی نہیں۔ اور اگر اس (شہر) میں ان پر اس کے کناروں سے داخل ہوا جاتا، پھر ان سے فتنہ برپا کرنے کا سوال کیا جاتا تو یقیناً وہ اسے (عمل میں) لے آتے اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی۔

○مزید فرمایا:

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا (سورة الاحزاب:18-20)

یقیناً اللہ تم میں سے رکاوٹیں ڈالنے والوں کو جانتا ہے اور اپنے بھائیوں سے یہ کہنے والوں کو بھی کہ ہماری طرف آ جاؤ اور وہ لڑائی میں نہیں آتے مگر بہت کم۔ تمھارے بارے میں سخت بخیل ہیں، پس جب خوف آ پہنچے تو تو انھیں دیکھے گا کہ تیری طرف ایسے دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھومتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری کی جا رہی ہو، پھر جب خوف جاتا رہے تو تمھیں تیز زبانوں کے ساتھ تکلیف دیں گے، اس حال میں کہ مال کے سخت حریص ہیں۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے اور یہ ہمیشہ سے اللہ پر بہت آسان ہے۔ وہ لشکروں کو سمجھتے ہیں کہ نہیں گئے اور اگر لشکر آ جائیں تو وہ پسند کریں گے کاش! واقعی وہ بدویوں میں باہر نکلے ہوئے ہوتے، تمھاری خبریں پوچھتے رہتے اور اگر وہ تم میں موجود ہوتے تو نہ لڑتے مگر بہت کم۔

منافقوں کے کردار کے بالمقابل مومنوں کا کردار:

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (سورة الاحزاب:22-24)

اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انھوں نے کہا یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اس چیز نے ان کو ایمان اور فرماں برداری ہی میں زیادہ کیا۔ مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔ تا کہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے، یا ان کی توبہ قبول فرمائے۔ بلاشبہ اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

مشرکین کی فوج کی ناکام واپسی:

مشرکین تمام تر کوشش کے باوجود مسلمانوں کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور ناکام لوٹ گئے، فرمایا:

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا (سورة الاحزاب:25)

اور اللہ نے ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، ان کے غصے سمیت لوٹا دیا، انھوں نے کوئی بھلائی حاصل نہ کی اور اللہ مومنوں کو لڑائی سے کافی ہو گیا اور اللہ ہمیشہ سے بے حد قوت والا، سب پر غالب ہے۔

غزوہ بنو قریظہ:

جن یہود نے مشرکین سے ساز باز کر کے مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی پلاننگ کے سبب وہ بھی ناکام رہے تھے، جب مشرکین کا لشکر ناکام لوٹ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو غداری کا سبق سکھانے کا حکم جاری کر دیا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تھکاوٹ کے باوجود ہتھیار اٹھائے اور بنو قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ یہود نے مرعوب ہو کر سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کرتے ہوئے ہتھیار ڈال دیئے۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے تمام اموال کو ضبط کر لیا جائے، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اور تمام جوان مردوں کو قتل کر دیا جائے، اس فیصلے کو مسلمانوں نے

بھی تسلیم کیا،اوراس طرح مدینہ ہمیشہ کے لیے یہود سے پاک ہوگیا۔

اسلامی معاشرت کے اہم اصول:

اس سورت میں ان حالات پر تبصرہ ہے اور چونکہ مشرکین کا مدینہ پر یہ آخری حملہ تھا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عرب کا آپ پر آخری حملہ، اب ہم ان پر حملہ کرنے کے لیے جایا کریں گے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرت کی اصلاح کے اصول بیان کئے۔لیکن اگلے سپارے میں تمام معاشرتی اصولوں کو یکجا کر کے بیان کیا جائے گا۔

❁❁❁❁❁❁

رائٹر
الشیخ عبدالرحمن عزیز
03084131740
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418
حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440
حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416